مارکنگ اسکیم اردو

(Marking Scheme)

سینئر سیکنڈری اسکول امتحان

مارچ 2013

اردو (کور)

ممتحن حضرات کے لئے عام ہدایات:

(General Instructions for Head Examiners and Examiners)

ممتحن حضرات کو چاہیے کہ کاپیوں کی اصلاً چیکنگ شروع کرنے سے قبل وہ کاپیوں کی چیکنگ کے لیے رہنمائی کے جو نکات طے کیے گئے ہیں ان نکات کو خوب سمجھ بوجھ کر ذہن نشین کر لیں۔

امتحان کی کاپیوں کی جانچ کے لئے یکسوئی کے ساتھ ساتھ صبر و تحمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ سرسری انداز سے کاپیوں کی چیکنگ کر دینا خود ہماری دیانت داری اور خلوص کو مجروح کرتا ہے۔ اس طرح کی چیکنگ میں بہت سی ناہمواریاں بھی رہ جاتی ہیں۔ دوران چیکنگ کچھ اساتذہ نرمی کا رخ اختیار کرتے ہیں تو کچھ خاصے سخت ہوجاتے ہیں۔ دونوں ہی صورتوں میں طلبا کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح کی ناہمواریوں سے بچنے کے لئے کافی غور و خوض کے بعد ان نکات کا تعین کیا گیا ہے جس پر عمل درآمد کر کے ہم معیاری انداز سے کاپیوں کی جانچ کر پائیں گے۔

کاپیوں کی چیکنگ کے سلسلے میں رہنمائی کے جو نکات پیش کئے جا رہے ہیں ضروری نہیں کہ طلبا کے جوابات نمونے کی تشریح اور توضیح ہی کے انداز پر ہوں۔ مرکزی خیال والے سوالات کے جوابات میں انداز بدل

سکتا ہے۔لیکن ہمارا خیال ہے کہ نمبروں کی تقسیم پر اس سے کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔آپ کو ہر حال میں مارکنگ اسکیم کے دائرے میں رہ کر ہی چیکنگ کا عمل انجام دینا ہے تاکہ ماضی میں ہوتی رہی ناہمواریوں کو دور کیا جاسکے۔

امید ہے کہ اس صبر آزما کام کو آپ اپنا فرض سمجھ کر انجام دیں گے۔

ممتحن حضرات کا رویہ مشفقانہ ہونا چاہیے قواعد اور املا کی معمولی غلطیوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔

صدر ممتحن (Head Examiner) اس بات کو ہر طرح سے یقینی بنائیں کہ مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل ہو رہا ہے۔کچھ اساتذہ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme) کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے روایتی انداز سے مارکنگ کرتے ہیں جس سے طلبہ کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔اس طرف صدر ممتحن کو خصوصی توجہ دینی ہے۔

(1) سپریم کورٹ کے حالیہ حکم نامہ کے مطابق اب طلبہ اپنے جوابات کی کاپیوں کی عکسی کاپی (فوٹو کاپی) مقررہ فیس جمع کر کے سی۔بی۔ایس۔ای۔ سے حاصل کر سکتے ہیں اس لئے صدر ممتحن/ممتحن حضرات کو ہدایت دی جاتی ہے کہ کاپیوں کی چیکنگ میں کسی قسم کی کوئی لاپرواہی نہ برتیں اور مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل کریں۔

(2) صدر ممتحن اس بات کا اطمینان کرنے کے لئے کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme) کے مطابق ہو رہی ہے، وہ ممتحن کی جانچی ہوئی ابتدائی پانچ کاپیوں کا باریک بینی سے جائزہ لے گا۔جائزہ لینے اور یہ اطمینان کرنے کے بعد ہی کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم کے مطابق ہو رہی ہے ممتحن کو مزید کاپیاں جانچنے کے لیے دے گا۔

(3) ممتحن حضرات کو کاپیاں جانچ کے لئے صرف اسی وقت دی جائیں جب جانچ کے پہلے دن ممتحن اجتماعی یا انفرادی طور پر مارکنگ اسکیم پر تبادلۂ خیال کر چکے ہوں۔

(4) کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں دی ہوئی ہدایت کے مطابق ہی کی جائے گی۔یہ جانچ بھی ممتحن کے اپنے روایتی اندازِ فکر اپنے تجربے اور کسی دیگر بات کو مدنظر رکھ کر نہیں بلکہ صرف مارکنگ اسکیم کو ذہن میں رکھتے ہوئے کی جائے۔

(5) اگر کسی سوال کے کئی جزو ہیں تو ہر جزو کے نمبر بائیں ہاتھ کے حاشیہ میں الگ الگ دیے جائیں اور پھر تمام اجزا میں حاصل نمبروں کو جمع کر کے سوال کے آخر میں حاشیئے میں لکھ کر اس کے گرد دائرہ بنا دیا جائے۔

(6) اگر کوئی طالب علم ایسا جواب لکھتا ہے جو مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے لیکن وہ جواب صحیح ہے تو صدر ممتحن سے مشورہ کے بعد نمبر دیے جائیں۔

(7) اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ یعنی ایکسٹرا جواب لکھتا ہے تو مارکنگ اسکیم کے مطابق ہی نمبر دیے جائیں۔

(8) اگر کوئی طالب علم دئے ہوئے اقتباس یا اس کے کسی حصے کو اپنے جواب کے لئے استعمال کرتا ہے مثلاً اقتباس میں دی ہوئی معلومات کو اپنے مضمون کے لئے استعمال کرتا ہے تو اس کے نمبر نہیں کاٹے جائیں گے سوائے اس کے کہ اس کا جواب دریافت کئے گئے سوالات سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔

(9) **ممتحن حضرات کو سب ہی سیٹ کے سوال ناموں کی مارکنگ اسکیم کا باریک بینی سے مطالعہ کرنا چاہیے۔ جس سے کہ وہ ہر سیٹ کی مارکنگ اسکیم سے بخوبی واقف ہوسکیں۔**

(10) **ممتحن حضرات کو چاہیے کہ جواب کی ہر کاپی کو کم سے کم پندرہ سے بیس منٹ کا وقت دیتے ہوئے اس طرح چیک کریں کہ روز بیس سے پچیس کاپی چیک کرنے میں پانچ سے چھ گھنٹے ضرور لگیں۔**

(11) ممتحن حضرات اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں بتائی گئی نمبروں کی تقسیم کے مطابق ہی ہو۔

(12) ممتحن حضرات کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ ان کے پاس ایک نمبر (1) سے لے کر سو (100) نمبر تک کا پیمانہ ہے۔ برائے کرم اگر کسی سوال کا جواب درست ہے تو صد فی صد (100%) نمبر دینے سے گریز نہ کریں۔

(13) صدر ممتحن/ممتحن حضرات کو ہدایت دی جاتی ہے کہ اگر کاپیوں کی چیکنگ کے دوران کوئی ایسا جواب سامنے آتا ہے جو بالکل غلط ہے تو اس پر کراس (×) کا نشان لگا دیا جائے اور صفر دیا جائے۔

(14) زبان وادب کی کاپیاں جانچنے والے اکثر حضرات یہ خیال کرتے ہیں کہ کسی طالب علم کو صد فی صد نمبر دینا ناممکن ہے۔ یہ خیال روایتی اور رجعت پسندانہ ہے۔ اس عمل سے گریز کیا جانا اشد ضروری ہے۔

(15) **اقدار پر مبنی سوالات کے سلسلے میں صدر ممتحن/ممتحن حضرات کے لیے خصوصی ہدایت یہ ہے کہ اگر طالب علم مناسب دلیلوں کے ساتھ کوئی ایسا جواب تحریر کرتا ہے جس کا حوالہ مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے تو اسے بھی درست تصور کیا جائے اور پورا پورا نمبر دیا جائے۔**

(16) جب طلبہ تخلیقی اظہار کرتے ہوں تب ان کے خوشخط اور املا پر بھی نمبر دینے کا خیال رکھیں۔

Code No. 3

مارکنگ اسکیم

اردو (کور)

کل نمبر 100 **وقت 3 گھنٹے**

1۔ درج ذیل (غیر درسی) عبارت کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق نیچے دیئے گئے سوالوں کے جواب لکھیے۔ **10**

''ایک سال بارش بہت کم ہوئی۔ کنوؤں میں پانی برائے نام رہ گیا۔ باغ پر آفت ٹوٹ پڑی۔ بہت سے پودے اور پیڑ تلف ہو گئے جو بچ رہے وہ ایسے نڈھال اور مرجھائے ہوئے تھے جیسے دق کے مریض۔ لیکن نام دیو کا چمن ہرا بھرا تھا۔ وہ دور سے ایک ایک گھڑا پانی کا سر پر اٹھا کے لاتا اور پودوں کو سینچتا۔ یہ وہ وقت تھا کہ قحط نے لوگوں کے اوسان خطا کر رکھے تھے۔ اور انھیں پینے کو پانی مشکل سے میسر آتا تھا، مگر یہ خدا کا بندہ کہیں نہ کہیں سے لے ہی آتا اور اپنے پودوں کی پیاس بجھاتا۔ جب پانی کی قلت اور بڑھی تو اس نے راتوں کو بھی پانی ڈھو ڈھو کے لانا شروع کیا۔ پانی کیا تھا یوں سمجھئے کہ آدھا پانی اور آدھی کیچڑ ہوتی تھی۔ لیکن یہی گدلا پانی پودوں کے حق میں آبِ حیات تھا۔ میں نے اس کارگزاری پر اسے انعام دینا چاہا تو اس نے لینے سے انکار کر دیا۔ شاید اس کا کہنا ٹھیک تھا کہ ''اپنے بچوں کو پالنے پوسنے میں کوئی انعام کا مستحق نہیں ہوتا۔''

(i) باغ پر آفت ٹوٹ پڑنے کی وجہ کیا تھی؟

(ii) نام دیو کا چمن ہرا بھرا کیوں تھا؟

(iii) پانی کی زیادہ قلت ہو جانے کے بعد نام دیو نے کیا کیا؟

(iv) نام دیو کا لایا ہوا پانی کیسا تھا؟

(v) نام دیو نے انعام لینے سے کیوں انکار کر دیا؟

یا

''سرسید نے لکھنا اس وقت شرع کر دیا تھا جب وہ خاصے کم عمر تھے۔ انھوں نے ترجمے کیے، چھوٹی چھوٹی کتابیں

لکھیں لیکن جس کتاب کی وجہ سے وہ راتوں رات مشہور ہوئے اس کا نام 'آ ثارالصنا دید' ہے۔ یہ کتاب دہلی کی تاریخی عمارتوں اور ممتاز لوگوں کے بارے میں ہے۔ انھوں نے کئی مذہبی کتابیں لکھیں لیکن ان کے وہ چھوٹے چھوٹے مضامین جو 'تہذیب الاخلاق' کے لیے لکھے گئے تھے زیادہ مشہور ہوئے۔ ان مضامین کی زبان صاف اور آسان ہے، ان میں سادگی کا زور ہے، اظہار کی طاقت کا حسن ہے۔ اس وقت تک ایسی زبان اچھی سمجھی جاتی تھی جس میں تشبیہیں اور استعارے ٹنکے ہوئے ہوں اور شعر کی طرح قافیے ہوں۔ سرسید نے ایسی نثر کو رواج دیا جس میں خیال پڑھنے والے تک براہ راست پہنچتا ہے۔ اس زمانے کے مشہور لکھنے والے جیسے حالؔی، نذیر احمد، ذکاءاللہ، محسن الملک، چراغ علی، مولانا شبلی اور کئی دوسرے ادیب سرسید کی زبان سے متاثر ہوئے اور ان کے خیالات سے بھی۔

(i) سرسید نے کم عمری میں کیا کام کیے؟

(ii) سرسید کی سب سے مقبول کتاب کا نام کیا ہے اور یہ کس بارے میں ہے؟

(iii) 'تہذیب الاخلاق' میں لکھے گئے مضامین کی کیا خوبی ہے؟

(iv) اس دور میں کیسی زبان اچھی سمجھی جاتی تھی؟

(v) سرسید کی زبان سے متاثر ہونے والے ادیب کون کون تھے؟

جواب:

(i) باغ پر آفت ٹوٹنے کی وجہ بارش کا کم ہونا اور کنوؤں کا سوکھ جانا تھا۔

(ii) نام دیو کا چمن ہرا بھرا اس لیے تھا کہ وہ دور سے ایک ایک گھڑا پانی کا سر پر اٹھا کے لاتا اور پودوں کو سینچتا تھا۔

(iii) پانی کی زیادہ قلت ہو جانے کے بعد اس نے راتوں کو بھی پانی ڈھوڈھو کر لانا شروع کیا۔

(iv) گدلا پانی تھا، جس میں آدھا پانی اور آدھی کیچڑ ہوتی تھی۔

(v) نام دیو نے انعام لینے سے اس لیے انکار کیا کہ اپنے بچوں کو پالنے پوسنے میں کوئی انعام کا مستحق نہیں ہوتا۔

یا

(i) سرسید نے کم عمری میں ترجمے کیے اور چھوٹی چھوٹی کتابیں لکھیں۔

(ii) سرسید کی سب سے مقبول کتاب کا نام 'آثارالصنادید' ہے۔ یہ کتاب دہلی کی تاریخی عمارتوں اور ممتاز لوگوں کے بارے میں ہے۔

(iii) 'تہذیب الاخلاق' میں لکھے گئے مضامین کی زبان صاف اور آسان ہے۔ ان میں سادگی کا زور ہے، اظہار کی طاقت کا حسن ہے۔

(iv) اس دور میں ایسی زبان اچھی سمجھی جاتی تھی جس میں تشبیہیں اور استعارے ٹنکے ہوئے ہوں اور شعر کی طرح قافیے ہوں۔

(v) سرسید کی زبان سے متاثر ہونے والے ادیب حالؔی، نذیر احمد، ذکاءاللہ، محسن الملک، چراغ علی، مولانا شبؔلی وغیرہ تھے۔

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر **2×5 = 10**

2۔ مندرجہ ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر مضمون لکھیے۔ **15**

(i) انٹرنیٹ

(ii) پیڑ پودے ہمارے دوست

(iii) محنت کی جیت

(iv) بے روزگاری

(v) کتب بینی

(vi) اسکول کی زندگی

(vii) میرا پسندیدہ کھیل

جواب:

(i) انٹرنیٹ

(a) تمہید/تعارف

(b) نفس مضمون

(c) انداز بیان

(d) اختتام

(ii) پیڑ پودے ہمارے دوست

(a) تمہید/تعارف

(b) نفس مضمون

(c) انداز بیان

(d) اختتام

(iii) محنت کی جیت

(a) تمہید/تعارف

(b) نفس مضمون

(c) انداز بیان

(d) اختتام

(v) **بے روزگاری**

(a) تمہید/تعارف

(b) نفس مضمون

(c) انداز بیان

(d) اختتام

(vi) **کتب بینی**

(a) تمہید/تعارف

(b) نفس مضمون

(c) انداز بیان

(d) اختتام

(vii) **اسکول کی زندگی**

(a) تمہید/تعارف

(b) نفس مضمون

(c) انداز بیان

(d) اختتام

(viii) **میرا پسندیدہ کھیل**

(a) تمہید/تعارف

(b) نفس مضمون

(c) انداز بیان

(d) اختتام

نمبروں کی تقسیم

تمہید/تعارف	2
نفس مضمون	7
انداز بیان	4
اختتام	2
کل نمبر	**15**

نوٹ: سوال میں الفاظ کی حد مقرر نہیں کی گئی ہے ہماری رائے میں دیئے گئے عنوانات پر معیاری مضمون تقریباً 300 الفاظ پر مشتمل ہوگا۔

3۔ اپنے شہر کے مقامی روزنامے کے ایڈیٹر کے نام ایک خط لکھ کر علاقے میں ہو رہی غنڈہ گردی کی تفصیلات بتایئے اور اہلکاروں سے کارروائی کرنے کی درخواست کیجیے۔ **8**

یا

اپنے دوست کو گیارھویں جماعت کے امتحان میں اول آنے پر مبارکباد کا ایک خط لکھیے

جواب:

(i) پتہ

(ii) القاب وآداب

(iii) نفس مضمون

(iv) انداز بیان/طرز تحریر

(v) اختتام

یا

(i) پتہ

(ii) القاب وآداب

(iii) نفس مضمون

(iv) انداز بیان/طرز تحریر

(v) اختتام

نمبروں کی تقسیم

پتہ	1
القاب وآداب	1
نفس مضمون	3
انداز بیان	2
اختتام	1
کل نمبر	**8**

4۔ درج ذیل عبارت کا خلاصہ لکھیے اور ایک مناسب عنوان بھی تجویز کیجیے۔ **7**

''تندرست رہنے کے لیے انسان کو حفظان صحت کے اصولوں پر پوری طرح عمل کرنا ہوگا۔ اس کے لیے سب سے زیادہ ضروری ہے مناسب غذا، مناسب مقدار میں لینا۔ غذا سادہ، ہلکی اور زود ہضم ہو۔ ایسا نہ ہو کہ اسے ہضم کرنے کے لیے محنت کرنی پڑے۔ کچھ لوگ صرف کھانے کے لیے جیتے ہیں۔ ایسے لوگ جلد ہی اپنی صحت سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ کھانے کے معاملے میں سنجیدگی سے کام لینا چاہیے۔ دودھ، پھل، ہری سبزیاں لینا اچھی تندرستی کے لیے ضروری ہیں۔ تازہ ہوا اور ورزش بھی تندرستی برقرار رکھنے میں بڑا اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ورزش سے جسم میں خون کی گردش تیز

ہو جاتی ہے۔انسان چست رہتا ہےاوراس سے جسم کا ہر حصہ تندرست رہتا ہے۔''

یا

اخبار بینوں کی ایک اور جماعت ہے کہ جس سے ریل گاڑی میں سابقہ پڑتا ہے،ایک دو باتصویر رسائل ایک آدھ اخبار لے کر جوں ہی آپ ڈبے میں داخل ہوئے چاروں طرف سے صدائیں بلند ہوتی ہیں: یہاں بیٹھیے گا، یہاں آیئے گا، آپ سیٹ پر بیٹھے اور آپ کے ہم سفروں نے باری باری اخبارات اور رسائل مانگنے شروع کر دیئے، حتیٰ کہ پانچ منٹ کے بعد آپ بالکل کورے رہ گئے اور سوچنے لگے،ابھی تو اخبار کھولا بھی نہیں تھا۔اگر یہی بات تھی تو اخبار خریدنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔اب جوں جوں نئے نئے آدمی اسٹیشنوں پر آتے جاتے ہیں،آپ کے اخبار پر نئے نئے جملے شروع ہو جاتے ہیں۔''

جواب:

عنوان: تندرستی/حفظان صحت

(طالب علم اس کے علاوہ بھی کوئی مناسب عنوان لکھ سکتا ہے،اس پر بھی نمبر دیے جائیں)

خلاصہ:

انسان کو تندرست رہنے کے لیے حفظان صحت کے اصولوں پر عمل کرنا ہوگا جس کے لیے ہلکی اور زود ہضم غذا مناسب مقدار میں لینی ہوگی۔تازہ ہوااور ورزش بھی تندرستی برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے۔

یا

عنوان: اخبار بینی

(طالب علم اس کے علاوہ بھی کوئی مناسب عنوان لکھ سکتا ہے،اس پر بھی نمبر دیے جائیں)

خلاصہ:

اخبار بینوں کی ایک جماعت ایسی ہے جس سے ریل گاڑی میں آپ کا سابقہ پڑتا ہے۔جیسے ہی آپ اخبار لے کر اپنی سیٹ پر بیٹھتے ہیں تو ہم سفر باری باری آپ کے اخبارات ورسائل مانگنے شروع کر دیتے ہیں۔یہاں تک کہ پانچ منٹ کے بعد آپ یہ سوچنے لگتے ہیں کہ آپ نے اخبار کیوں خریدا۔اور جیسے ہی نئے آدمی نئے اسٹیشنوں پر آتے جاتے ہیں

آپ کے اخبار پر نئے نئے حملے شروع ہو جاتے ہیں۔

نمبروں کی تقسیم

عنوان	2
خلاصہ	5
کل نمبر	**7**

5۔ درج ذیل محاوروں میں سے صرف پانچ کے معنی لکھیے اور انھیں جملوں میں استعمال کیجیے۔ **10**

(i) خاطر میں نہ لانا

(ii) خیالی پلاؤ پکانا

(iii) دم بھرنا

(iv) باغ باغ ہونا

(v) سر پر کفن باندھنا

(vi) شیشے میں اتارنا

(vii) تاک میں رہنا

(viii) ٹس سے مس نہ ہونا

(ix) بات کا بتنگڑ بنانا

(x) بے پر کی اڑانا

(xi) آگ میں تیل ڈالنا

(xii) آنکھوں میں دھول جھونکنا

جواب:

(i) خاطر میں نہ لانا : پرواہ نہ کرنا
وہ اپنے آگے کسی کو خاطر میں نہیں لاتا

(ii) خیالی پلاؤ پکانا : ایسی باتیں سوچنا جو ممکن نہ ہوں
راشد تو ہر وقت خیالی پلاؤ پکاتا رہتا ہے۔

(iii) دم بھرنا : ہر وقت کسی کی تعریف کرنا
تم تو بس اسی کا دم بھرتی رہتی ہو۔

(iv) باغ باغ ہونا : بہت زیادہ خوش ہونا
اول نمبر پاس ہونے کی خبر سن کر ارشد کا دل تو باغ باغ ہو گیا۔

(v) سر پر کفن باندھنا : جان کی بازی لگانے کو تیار رہنا
فوجی لوگ سر پر کفن باندھ کر ڈیوٹی کرتے ہیں۔

(vi) شیشے میں اتارنا : ہم نوا بنا لینا/ قابو میں کرنا
نسیمہ کی بیٹی تو ہر فن مولا ہے وہ ہر کسی کو اپنی باتوں سے شیشے میں اتار لیتی ہے

(vii) تاک میں رہنا : موقع کی تلاش میں رہنا
سعیدہ تو اس تاک میں لگی رہتی ہے کہ کب میں دوسروں کو نیچا دکھاؤں۔

(viii) ٹس سے مس نہ ہونا : اپنی ضد پر اڑے رہنا
میں نے اسے بہت سمجھایا مگر وہ ہے کہ ٹس سے مس نہ ہوا۔

(ix) بات کا بتنگڑ بنانا : بات کو طول دینا
نسرین تو عادت سے مجبور ہے کہ ہر بات کا بتنگڑ بنا دیتی ہے۔

(x) بے پر کی اڑانا : بے بنیاد خبر مشہور کرنا/ غلط اور بے معنی بات کہنا
کچھ لوگوں کی تو عادت ہوتی ہے بے پر کی اڑاتے ہیں۔

(xi) آگ میں تیل ڈالنا : جھگڑے کو بڑھانا

تم تو آگ میں تیل کا کام کرتی ہو جبکہ بات کو ختم کرنا چاہیے۔

(xii) آنکھوں میں دھول جھونکنا دھوکہ دینا

دکاندار گاہک کی آنکھ میں دھول جھونک کر کم تولتے اور کم ناپتے ہیں کہ پتہ بھی نہیں چلتا۔

نمبروں کی تقسیم

معنی	1× 5 = 5
جملوں میں استعمال	1×5 = 5
کل نمبر	10

6۔ ایک اشتہار بنایئے جس میں پانچ سال سے کم عمر کے بچوں کو پولیو کی دوا پلوانے کے لیے قریبی ہیلتھ مرکز پر آنے کی تاکید کی گئی ہو۔ 5

جواب:

اپنے ننھے منے پانچ برس سے کم عمر بچوں کے لیے

معصوموں کو پولیو جیسی خطرناک بیماری سے محفوظ رکھنے کے لیے پولیو کی خوراک پلوایئے۔

اتوار 7 اپریل 2013

کو اپنے قریبی ہیلتھ مرکز میں تشریف لایئے

وقت صبح 8 بجے سے شام 5 بجے تک

نمبروں کی تقسیم

اشتہار کا خاکہ	2
اشتہار کا متن	3
کل نمبر	5

7۔ درج ذیل اقتباس کوغور سے پڑھیےاوراس سے متعلق سوالوں کے جواب دیجیے۔ 7

’’قلعہ والوں کی یہ حالت تھی کہ گویا شادی رچی ہوئی ہے۔ چوڑی والی بیٹھی دھانی چوڑیاں پہنا رہی ہیں۔ رنگریزنیں سرخ دوپٹے رنگ رہی ہیں۔کہیں مہندی پس رہی ہے،کہیں کڑاہیاں نکالی جارہی ہیں۔کہاں کا کھانا اور کہاں کا سونا۔اسی گڑبڑ میں رات کے بارہ بجادیئے۔کوئی دو بجے ہوں گے کہ سواری کا بگل ہوا۔قلعہ کے لاہوری دروازے کے سامنے نوبت خانے سے ملا ہوا جو میدان ہے اس میں سواریاں آلگیں۔تین سوا تین بجے ہوں گے کہ پہلی رتھ روانہ ہوئی۔آگے آگے رتھیں ان کے پیچھے دوسری سواریاں،سب سے آخر میں نواب زینت محل کا سکھپال۔ لاہوری دروازے پرسواری پہنچی تھی کہ کپتان ڈگلس قلعدار نے اتر کرسلامی دی۔‘‘

(i) چوڑی والیاں اور رنگریزنیں کس کام میں مصروف تھیں؟

(ii) کن کن کاموں میں رات کے بارہ بجادیئے گیے؟

(iii) سواریاں کہاں آکر رکیں؟

(iv) رتھوں کے جلوس کا حال لکھیے۔

(v) لاہوری دروازے پرسواری پہنچی تو کیا ہوا؟

یا

’’لتا کی وجہ سے فلمی سنگیت کو حیرت انگیز مقبولیت حاصل ہوئی۔اتنا ہی نہیں بلکہ کلاسیکی موسیقی کے سلسلے میں لوگوں کا زاویۂ نظر بھی بدل گیا۔پہلے بھی گھر گھر چھوٹے بچے گیت گایا کرتے تھے،لیکن ان گیتوں میں اورآج کل گائے جانے والے گانوں میں بڑافرق نظرآتا ہے۔آج کل کے ننھے منے بھی سرمیں گانے لگے ہیں۔کیا یہ لتا کا جادونہیں ہے؟ کوئل کی آواز جب مسلسل کانوں سے ٹکراتی ہے تو سننے والااس کی نقل کرنے کی کوشش کرتا ہے،یہ فطری امر ہے۔

گانوں سے دلچسپی رکھنے والے کسی عام آدمی کولتا کے گیتوں اور کلاسیکی گیتوں کا ٹیپ سنایا جائے تو وہ لتا کے گیتوں کے ٹیپ ہی کو پسند کرے گا۔کیونکہ اسے تو چاہیے آواز کی وہ مٹھاس جو اسے مدہوش کردے۔گیت میں اگرنغمگی ہوتو وہ سنگیت ہے۔آپ لتا کا کوئی بھی گانا لیجیے اس میں آپ سو فیصد نغمگی محسوس کریں گے۔‘‘

(i) لتا کی وجہ سے کلاسیکی موسیقی کو کیا فائدہ پہنچا؟

(ii) چھوٹے چھوٹے بچوں نے لتا سے کیا سیکھا؟

(iii) کوئل کی آواز کے متعلق کیا بات بتائی گئی ہے؟

(iv) عام آدمی لتا کے گیتوں اور کلاسیکی گیتوں میں سے کسے پسند کریں گے اور کیوں؟

(v) لتا کے گانوں کی نغمگی کے بارے میں کیا بتایا گیا ہے؟

جواب:

(i) چوڑی والیاں بیٹھی دھانی چوڑیاں پہنا رہی تھیں اور رنگریزنیں سرخ دوپٹے رنگ رہی تھیں۔

(ii) مہندی پیسنے اور کڑاہیاں نکالنے میں رات کے بارہ بج گئے۔

(iii) قلعہ کے لاہوری دروازے کے سامنے نوبت خانے سے ملا ہوا جو میدان ہے اس میں سواریاں آکر رکیں۔

(iv) آگے آگے رتھیں ان کے پیچھے دوسری سواریاں سب سے آخر میں نواب زینت محل کا سکھپال۔

(v) لاہوری دروازے پر جب سواری پہنچی تو ڈگلس قلعہ دار نے سلامی دی۔

نمبروں کی تقسیم

(i)	1
(ii)	2
(iii)	1
(iv)	2
(v)	1
کل نمبر	**7**

یا

(i) لتا کی وجہ سے کلاسیکی موسیقی کے سلسلے میں لوگوں کا زاویۂ نظر بھی بدل گیا۔

(ii) چھوٹے چھوٹے بچوں نے لتا سے سر میں گیت گانا سیکھا۔

(iii) کوئل کی آواز کے تعلق سے یہ بات بتائی گئی ہے کہ جب اس کی آواز مسلسل کانوں سے ٹکراتی ہے تو سننے والا اس کی نقل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور یہ فطری عمل ہے۔

(iv) عام آدمی لتا کے گیتوں اور کلاسیکی گیتوں میں سے لتا کے گیتوں کے ٹیپ ہی کو پسند کریں گے کیونکہ اسے آواز کی وہ مٹھاس چاہیے جو اسے مدہوش کردے۔

(v) اس اقتباس میں بتایا گیا ہے کہ لتا کے گانوں میں آپ سو فیصدی نغمگی محسوس کریں گے۔

نمبروں کی تقسیم

1	(i)
2	(ii)
1	(iii)
2	(iv)
1	(v)
7	**کل نمبر**

8۔ ''آپ کا سچا دوست وہی ہے جو مصیبت کے وقت ساتھ دے'' اس جملے کی وضاحت کیجیے اور یہ بتائیے کہ آپ پورن مل کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟ 5

یا

''چچا چھکن نے خط لکھا'' میں چچا کے کردار کی خوبیاں لکھیے۔

جواب:

''آپ کا سچا دوست وہی ہے جو مصیبت کے وقت کام آئے'' اس کا مطلب یہ ہے کہ پریشانی کے وقت جو شخص آپ کا ہر طرح سے ساتھ دے آپ کے حوصلے کو بڑھائے اور پریشانیوں کو حل کرنے کے طریقے نکالے وہی سچا دوست ہے۔

پورن مل کی جگہ اگر ہم ہوتے تو جھوٹی شان نہ دکھاتے اور اپنے باپ دادا کی کمائی ہوئی دولت کو بے دریغ نہ خرچ کرتے اور دوسروں کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھتے کیونکہ غرور اللہ کو پسند نہیں ہے۔

یا

چچا چھکن کے کردار پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ بظاہر یہ ایک معمولی کردار ہے لیکن ان کی مضحکہ خیز حرکات اور دلچسپ گفتگو نے اس کردار کو دلچسپ بنا دیا ہے۔ چچا چھکن فطرتاً جلد باز اور لاپرواہ واقع ہوئے ہیں۔ جس کے باعث ان کے کام میں مختلف رکاوٹیں پیش آتی ہیں۔ چچا بحث میں کبھی پیچھے نہیں رہتے۔ ان کے کردار میں انا کا عنصر غالب رہتا ہے

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر 5×1 = 5

9۔ درج ذیل میں سے صرف چار سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔ 8

(i) قرۃ العین حیدر نے جاپانیوں کے مزاج کی کیا خاص بات بیان کی ہے؟

(ii) بارات کیوں واپس جا رہی تھی؟

(iii) مصنف نے دعوت میں جانے اور نہ جانے سے متعلق کس خیال کا اظہار کیا ہے؟

(iv) میگھالیہ کے خاص رسم و رواج کون سے ہیں؟

(v) 'حیات جاودانی' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

(vi) دل سے 'پردہ شرم کے اٹھنے' کا کیا مطلب ہے؟

(vii) غالبؔ نے خطوں کو اپنی دل لگی کا سامان کیوں کہا ہے؟

(viii) مصنف کے بھائی نے مزاج پرسی کرنے والوں کے لیے فون کی پابندی پر کیا نوٹس لگایا؟

جواب:

(i) قرالعین حیدر نے جاپانیوں کے مزاج کی یہ خاص بات بیان کی ہے کہ جاپانی بڑے خوش مزاج ہوتے ہیں ان کے چہرے پر غصے کے آثار نہیں ہوتے اگر کسی سائیکل سوار کی ٹکر ٹھیلے والے سے ہو جاتی ہے تو دونوں لڑائی جھگڑا کرنے کے بجائے افسوس کا اظہار کر کے اپنے اپنے راستے چلے جاتے ہیں۔

(ii) نکاح کے وقت مہر کی رقم کو لے کر خاں صاحب اور ان کے سمدھی صاحب کی نوک جھونک ہوگئی اور مہر کی رقم پر

اتفاق رائے نہ ہو پایا اس لیے بارات واپس جا رہی تھی۔

(iii) دعوت میں جانے اور نہ جانے سے متعلق مصنف نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ دعوت میں نہ جائیں تو غرور یا بے توجہی کی شکایت ہوتی ہے اور اگر جائیں تو معدہ اور عاقبت دونوں خراب ہو جاتے ہیں۔

(iv) میگھالیہ کے آدی باسی اپنے قدیم رسم ورواج اور طور طریقے اپنائے ہوئے ہیں۔ یہاں عورت کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ خاندان میں عورت کی مرکزی حیثیت ہے۔ آدی باسیوں کے رسم ورواج کے مطابق شادی سے پہلے تمام لڑکے نوک پانتھے نام کے بڑے مکان میں رہتے ہیں۔ شادی کے خواہش مند لڑکے، لڑکی کے یہاں جمع ہوتے ہیں اور اپنی اپنی بہادری کے کارنامے بیان کرتے ہیں۔ جب تک لڑکی لڑکے کا انتخاب نہ کرلے یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اس کے بعد لڑکے اور لڑکی کو انگوٹھی پہنا دی جاتی ہے، پوجا اور منتروں کے پڑھنے کے بعد شادی کر دی جاتی ہے۔

(v) ''حیاتِ جاودانی'' سے شاعر کی مراد ہمیشہ باقی رہنے والی زندگی سے ہے۔

(vi) 'دل سے پردۂ شرم اٹھانے' کا مطلب ہے کہ عورت کو شرم وحیا کا دامن ہرگز نہیں چھوڑنا چاہیے کیونکہ شرم وحیا ہی عورت کا اصلی زیور ہے۔ اگر عورت کے اندر شرم وحیا نہیں ہے تو وہ کچھ بھی نہیں ہے۔

(vii) مرزا غالبؔ اپنی خلوت کو خطوں کے ذریعے جلوت میں بدل دیتے ہیں وہ خط کو خط نہیں سمجھتے بلکہ یہ سمجھتے ہیں کہ خط لکھنے والا خود ان کے پاس چلا آیا ہے۔ وہ اپنی تنہائی کو خط پڑھ کر اور ان خطوں کا جواب لکھ کر دور کر لیتے ہیں۔ اس طرح ان کا دل بہل جاتا ہے۔ اس لیے غالبؔ نے خطوں کو اپنی دل لگی کا سامان کہا ہے۔

(viii) مصنف کے بھائی نے مزاج پرسی کرنے والوں کے لیے فون کی پابندی پر کمرے میں یہ نوٹس لگایا کہ جو صاحبان مزاج پرسی کو آئیں وہ فون کو ہاتھ نہ لگائیں اور جو فون کرنے آئیں وہ مزاج نہ دریافت کریں۔

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر **2 × 4 = 8**

10۔ میر کی مثنوی کا خلاصہ لکھیے۔ 10

یا

ساحرؔ لدھیانوی کی نظم نگاری کی خصوصیات لکھیے۔

جواب:

میر کی مثنوی کا خلاصہ

میر تقی میرؔ کی مثنوی کا عنوان ہے ''اپنے گھر کا حال'' اس مثنوی میں انھوں نے اپنے گھر کی بدحالی کو ایک خاص انداز میں بیان کیا ہے۔ چار دیواری سو جگہ سے خم دار ہے، ٹپکتی چھت کے تنکوں میں چڑیاں آپس میں جنگ کرتی ہیں۔ گھر کی حالت ایسی ہے کہ کبھی بستر پھیلا کر نہیں بچھایا گیا۔ چارپائیوں کے پائے پٹی پھٹ گئے ہیں۔ ان میں کھٹملوں کا بسیرا ہے، کھٹملوں کی بہتات کے باعث رات بے چینی سے گزرتی ہے۔ کھٹملوں کو مسلتے مسلتے انگلیوں کی پوریں گھس گئیں لیکن کھٹملوں کی تعداد میں کمی نظر نہیں آتی۔ انگلی، انگوٹھے، آنکھ ناک، کان اور منھ پر بھی کھٹمل ہیں۔ ان کو جھاڑتے جھاڑتے چارپائیوں کی بان ٹوٹ کر ختم ہو چکی اور چولیں نکل گئیں۔ اب یہ حال ہے کہ سونے کے لیے کوئی کھاٹ کھٹولا نہیں ہے۔ بارش میں میر کے گھر کی سو سالہ بوسیدہ دیوار گر گئی۔ اس وجہ سے کتّوں نے گھر کو راستہ بنا لیا۔ ایک دو کتے ہوں تو دھتکار کر بھگا دیا جائے مگر حال یہ ہے کہ چار جاتے ہیں تو چار اور آ جاتے ہیں۔ کتوں کے غرانے کی آوازوں نے مغز کھا لیا ہے۔ دن کا سکون اور رات کی نیند حرام ہو گئی ہے۔ گھر کیا ہے، صرف نام کا گھر ہے جس میں راحت کا کوئی سامان نہیں ہے۔

یا

ساحر لدھیانوی کی نظم نگاری کی خصوصیات

ساحر ایک فطری شاعر تھے۔ ان کے لہجے میں بہت سوز و اثر تھا۔ ان کے کلام میں احساس کی دل کشی ہے اور یہی ان کی مقبولیت کا راز ہے۔ انھوں نے سماجی اور سیاسی مسائل پر بہت خوبصورت انداز میں شعر کہے ہیں۔ ساحر چھوٹے چھوٹے اور عام انسانی تجربوں کے شاعر تھے۔ ان کی نظموں میں انسانی معاشرے اور تہذیب کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ ساحر اپنی نظموں میں عالم انسانیت کو امن اور فلاح کی طرف دعوت دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ساحر نے اپنی

نظموں کے ذریعے نئی تشبیہات کو متعارف کرایا ہے۔ ان کی شعری مجموعہ ''تلخیاں'' کے عنوان سے 1955 میں شائع ہو چکا ہے۔ ساحر لدھیانوی نے ہندوستانی فلموں میں اپنے گیتوں، نظموں اور غزلوں کے ذریعے ایک نیا معیار قائم کیا۔

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر 1× 10 = 10

11۔ درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے۔ 10

خود جو کرتے ہیں زمانے کی روش کو بدنام
ساتھ دیتا نہیں ایسوں کا زمانہ ہرگز
خود پرستی کو لقب دیتے ہیں آزادی کا
ایسے اخلاق پہ ایمان نہ لانا ہرگز
رنگ و روغن تمھیں یوروپ کا مبارک لیکن
قوم کا نقش نہ چہرے سے ہٹانا ہرگز
جو بناتے ہیں نمائش کا کھلونا تم کو
ان کی خاطر سے یہ ذلت نہ اٹھانا ہرگز
تم کو بخشا ہے جو قدرت نے حیا کا زیور
مول اس کا نہیں قاروں کا خزانہ ہرگز

یا

ناگاہ مہکتے کھیتوں سے ٹاپوں کی صدائیں آنے لگیں
بارود کے بوجھل بو لے کر پچھم سے ہوائیں آنے لگیں
تعمیر کے روشن چہرے پر تخریب کا بادل پھیل گیا

ہر گاؤں میں وحشت ناچ اٹھی، ہرشہر میں جنگل پھیل گیا
مغرب کے مہذب ملکوں سے کچھ خاکی وردی پوش آئے
اٹھلاتے ہوئے مغرور آئے لہراتے ہوئے مدہوش آئے
خاموش زمیں کے سینے میں خیموں کی طنابیں گڑنے لگیں
مکھن سی ملائم راہوں پر بوٹوں کی خراشیں پڑنے لگیں
فوجوں کے بھیانک بینڈ تلے چرخوں کی صدائیں ڈوب گئیں
انسان کی قیمت گرنے لگی اجناس کے بھاؤ چڑھنے لگے

جواب:

مندرجہ بالا شعر میں شاعر نے غلط لوگوں کی طرف انگشت نمائی کی ہے۔کہ لوگ زمانے کی غلط روش کو اپناتے ہیں اور پھر بدنام کرتے ہیں۔لیکن ایسے لوگوں کا کوئی ساتھ نہیں دیتا۔

شاعر کہتا ہے کہ آزادی کا غلط استعمال کرنے والے لوگ زمانے کا خیال نہیں کرتے۔اپنے آپ کو اوروں سے برتر سمجھتے ہیں۔ایسے اخلاق والے لوگوں پر کبھی اعتبار نہیں کرنا چاہیے۔شاعر کہتا ہے کہ تم اپنے آپ کو یوروپ کے رنگ میں نہ رنگو۔اپنے آپ کو ہندوستان سے الگ نہ کرو اپنی تہذیب کو کبھی مت بھولنا۔

شاعر کہتا ہے کہ دوسروں کی نقل نہ کرو لوگ اپنی نمائش کو کامیاب بنانے کے لیے تمھیں ایک کھلونے کے مطابق پیش کرتے ہیں ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا۔اپنے آپ کو رسوا کرنے کی کوشش نہ کرنا کیونکہ تمھارا کوئی پرسان حال نہ ہوگا۔

آخری شعر میں شاعر نے صنعت تلمیح استعمال کی ہے۔شاعر نے کہا کہ قدرت نے تمھیں شرم وحیا کے زیور سے آراستہ کیا ہے اس زیور کو اپنے سے الگ نہ کرنا۔کیونکہ یہ شرم وحیا کی دولت بیش بہا ہے جس کی کوئی قیمت نہیں کیونکہ حیا تو قدرت کا دیا ہوا تحفہ ہے۔اس کو آپ پیسہ سے نہیں خرید سکتے۔

یا

اس بند میں شاعر نے انگریزوں کی آمد اور ہندوستانیوں کی بدحالی کا ذکر کیا کہ اچانک کھیتوں سے مہک آتی تھی اب ان کھیتوں سے گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز آنے لگی بارود کی ناقابل برداشت بدبو پچھم کی ہواؤں کے ساتھ آنے لگی جیسے ہی انگریزوں نے ہندوستان کی سرزمین پر قدم رکھا تو اس کی تعمیر و ترقی کے چمکدار روشن چہرے پر بربادی کے بادل چھا گئے۔ ملک کا ہر گاؤں بستی دہشت سے دہلنے لگی۔ بارود سے لیس مغرب کے مہذب ملکوں سے خاکی وردی والے ہندوستان آئے۔ شکل وصورت مغرور چال ڈھال کسی مدہوش کی سی دکھائی دے رہی تھی۔ ہندوستان پر انگریزوں کے ناپاک قدم آتے ہی زمین کے سینے میں خیمے گاڑنے شروع کئے۔ مغربی فوجوں کی دل دہلا دینے والی بینڈ کی آواز کے نیچے ہندوستان میں صدیوں سے استعمال ہونے والے چرخوں کی آوازیں گم ہوگئیں۔

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر **1× 10 = 10**

12۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے متبادل جوابات میں سے صحیح جواب تلاش کر کے لکھیے۔ **5**

(i) وہ کون سی صنف ہے جس میں کرداروں، مکالموں اور مناظر کے ذریعے کہانی کو پیش کیا جاتا ہے؟

(a) افسانہ

(b) داستان

(c) ڈرامہ

(ii) اعظم کریوی کے افسانے کا کیا نام ہے؟

(a) دعوت

(b) بڑے بول کا سر نیچا

(c) ذرا فون کرلوں

(iii) 'اپنے گھر کا حال' کس شاعر کی مثنوی ہے؟

(a) میر تقی میرؔ

(b) میر حسن

(c) جگت موہن لال رواںؔ

(iv) 'ستمبر کا چاند' کس کا سفر نامہ ہے؟

(a) قرۃ العین حیدر

(b) ابن انشا

(c) کرشن چندر

(v) غالبؔ کے خطوط کی خصوصیت کیا ہے؟

(a) بناوٹ اور تکلف

(b) رنگینی و پرکاری

(c) مکالماتی و ڈرامائی انداز

جواب:

(i) وہ صنف **ڈراما** ہے جس میں کرداروں، مکالموں اور مناظر کے ذریعے کہانی کو پیش کیا جاتا ہے۔

(ii) اعظم کریوی کے افسانے کا نام ہے ''**بڑے بول کا سر نیچا**''۔

(iii) 'اپنے گھر کا حال' **میر تقی میرؔ** کی مثنوی ہے۔

(iv) 'ستمبر کا چاند' **قرۃ العین حیدر** کا سفر نامہ ہے۔

(v) غالبؔ کے خطوط کی خصوصیت **مکالماتی و ڈرامائی انداز ہے۔**

نمبروں کی تقسیم

کل نمبر 1×5 = 5

نوٹ: اگر طالبِ علم جواب کی عبارت نہ لکھ کر صرف A, B, C کے ذریعے جواب کی نشاندہی کرتا ہے تو اسے پورے نمبر دیے جائیں۔